اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: جمن شیخ اور الگو چوہدری میں بڑا یارانہ تھا۔ ساجھے میں کھیتی ہوتی، لین دین میں بھی کچھ سانجھ تھی۔ ایک کو دوسرے پر کامل اعتماد تھا۔ جمن جب حج کرنے گئے تھے تو اپنا گھر الگو کو سونپ کر گئے تھے۔ اور الگو جب باہر جاتے تو جمن پر اپنا گھر چھوڑ دیتے۔ اس دوستی کا آغاز اس زمانے سے ہوا۔ جب دونوں لڑکے جمن کے پدرِ بزرگوار شیخ جمعراتی کے رو برو زانوئے ادب تہ کرتے تھے۔ الگو نے استاد کی بہت خدمت کی، خوب رکابیاں مانجھیں، خوب پیالے دھوئے۔ ان کا حقہ دم نہ لینے پاتا تھا۔ ان کے باپ پرانی وضع کے آدمی تھے۔ تعلیم کے مقابلے میں انہیں استاد کی خدمت پر زیادہ بھروسہ تھا۔ وہ کہا کرتے تھے: استاد کی دعا چاہیے، وہ کچھ ہوتا ہے، فیض سے ہوتا ہے۔ اور اگر الگو پر استاد کی دعاوں کے فیض کا اثر نہ ہوتا تو اسے تسکین تھی کہ تحصیلِ علم کا کوئی دقیقہ اس کے فروگذاشت نہیں کیا۔

حوالہ متن: مصنف کا نام: منشی پریم چند

سبق کا نام: پنچایت

حل لغت: یارانہ: دوستی۔ ساجھا: حصہ داری، شراکت۔ کامل اعتماد: مکمل بھروسہ۔ پدرِ بزرگوار: قابلِ احترام۔ روبرو: آمنے سامنے۔ زانوائے ادب تہ کرنا: ادب سے بیٹھنا۔ دم نہ لینا: وقفہ نہ کرنا۔ وضع: شکل، بناوٹ

سیاق وسباق:

اس سبق میں منشی پریم چند نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ دوستی اور دشمنی سے قطع نظر انصاف کو اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے دیہاتوں میں آج بھی پنچایت کا نظام رائج ہے۔ پنچایت اسی بیٹھک کو کہتے ہیں جہاں گاؤں کے لوگ کسی متنازعہ مسئلے کو حل کرنے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ جمن شیخ اور الگو چودھری میں بہت یارانہ تھا۔ مگر جب الگو چودھری منصف کی کرسی پر بیٹھا تو اس نے دوستی نبھانے کی بجائے حق و انصاف کی بات کی۔ اس پاداش میں اسے اپنے بچپن کے دوست کی دوستی سے ہاتھ دھونا پڑے مگر اس کا ضمیر مطمئن تھا کہ اس نے بے انصافی سے کام نہیں لیا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ پنچایت بیٹھیں تو اس وقت معاملہ پہلے معاملے کے برعکس تھا اب منصب جمن اور مودی الگو چودھری صاحب دونوں کی دوستی دشمنی میں تبدیل ہو چکی تھی الگو چودھری کو اندیشہ تھا کہ پنچایت کی آڑ میں جمن شیخ اپنی دشمنی نکالے گا مگر جب جمن شیخ انصاف کی کرسی پر بیٹھا تو اس احساس ہوا کہ ایک منصف کے لیے انصاف سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا وہ نہ تو ذاتی دشمنی کو مدِ نظر رکھتا ہے۔ اور نہ دوستیاں پالتا ہے۔ وہ صرف اور صرف دوستی سے کام لیتا ہے۔ چونکہ الگو چوہدری حق پر تھا اس لیے جمن شیخ نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ یوں دونوں دوست پھر سے ایک ہو گئے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنف نے جمن شیخ اور الگو چوہدری کے تعلقات اور دوستی کے بارے میں

وجہ کھیتی باڑی اور لین دین میں شراکت تھا ۔ یہ اعتماد اس قدر پروان چڑھ چکا تھا کہ جب جمن فریضہ حج ادا کرنے کے لیے گئے تو اپنے گھر کے انتظامات الگو کے سپرد کر گئے تھے۔ اور الگو کا بھی یہی حال تھا ۔ جب بھی وہ باہر جاتا تو اپنا گھر جمن پر اپنا گھر جمن کے حوالے کے جاتا ۔ دوستی کا یہ سفر طالب علمی کے زمانے سے رواں دواں تھا۔ دونوں لڑکے جمن کے والد محترم کے ہاں علم حاصل کرتے تھے۔ اس دوران الگو نے اپنے استاد کی بہت خدمت کی۔ انہیں تعلیم کے مقابلے میں انہیں استاد کی خدمت پر زیادہ بھروسہ تھا۔ وہ کہا کرتے تھے: استاد کی دعا چاہیے، وہ جو کچھ ہوتا ہے، استاد کے فیض و کرم سے ہوتا ہے۔ الگو اس بات پر مطمئن تھا کہ اس نے علم حاصل کرنے کے لیے کافی محنت سے کام لیا تھا اور اس سلسلے میں کسی قسم کی غفلت اور لاپرواہی سے کام نہیں لیا تھا ۔